میں ۱۹۳۹ء میں (...)The Animals in the Indian and Persian
Religion کے موضوع پر کام کر کے ڈاکٹریٹ حاصل کی تھی۔ یہ بڑے اچھے اسکالر، بہت اچھے انسان اور بڑے پیارے آدمی تھے۔ ماربرگ کے دوران قیام ان کی محبت و شفقت ۴۵ سال گزرنے پر بھی اکثر یاد آتی ہے۔

(۲) دوسری جلد اس سلسلے کی "نقد غالب" تھی اور تیسری جلد "گنجینۂ غالب" جس کے مسودات یورپ آنے سے پہلے قاضی عبدالغفار صاحب سیکریٹری انجمن ترقی اردو کے حوالے کر کے آیا تھا۔ ناشر انجمن تھی۔ پہلی دو جلدیں مکتبہ جامعہ کے زیر اہتمام چھپی تھیں۔ یہ تیسری جلد میرے دوست اور کرم فرما قاضی معز الدّین احمد کے زیر اہتمام چھپنے والی تھی۔

مکتوبات مختارالدین احمد بنام مولانا غلام رسول مہر

[مولانا غلام رسول مہر کے نام ڈاکٹر مختار الدین احمد کے ۴۰ خط جناب محمد عالم مختار حق (لاہور) کو ملے ہیں۔ یہاں دو خط جو یورپ سے مولانا کو بعض علمی مسائل کے سلسلے میں لکھے گئے تھے، محمد عالم مختار حق صاحب کے شکریے کے ساتھ شائع کیے جاتے ہیں۔]

(۱)

St Catherine's College
Oxford

یونیورسٹی لائبریری
ٹوبنگن / جرمنی
یکم فروری ۱۹۵۵

[illegible]

کس قدر [illegible] یورپ آئے [illegible] آپ کی خدمت میں کوئی عریضہ حاضر نہ کر سکا۔ آپ کی یاد بار بار آتی رہی اور کئی بار خط لکھنے کا خیال بھی کیا لیکن خیال عمل کا جامہ نہ پہن سکا۔ بزرگوں اور بادشاہوں کے دربار میں جب لوگ جایا کرتے تھے تو کچھ نذر پیش کرتے [illegible]

کے لیے شیخ عبدالوہاب نجدی کی نایاب تحریر کا انتخاب کیا ہے کہ آپ مجھ سے راضی ہو جائیں اور اس طویل خاموشی کی کچھ تلافی ہو جائے۔

شیخ کی تحریر اس قدر نایاب ہے کہ لائیڈن کے علاوہ کہیں اور اس کے وجود کی اطلاع نہیں آئی۔ آپ نے عرصہ ہوا تحریر فرمایا تھا کہ سیّد احمد شہید وغیرہ کی تحریک پر کتاب لکھ رہے ہیں۔ اگر کتاب اب تک شائع نہ ہوئی تو شیخ کی تحریر کے عکس کی اشاعت بہت موزوں رہے گی۔ میں نے یہ عکس شاید ۲۰ دسمبر کو روانہ کیے ہیں، اب تک مل چکے ہوں گے۔

خطوط غالب کی اشاعت پر مبارک باد قبول فرمایئے۔ میں نے ریویو بہت پہلے کہیں پڑھا تھا، پھر اگست ۵۷ء میں کیمبرج میں ایک دن اچانک شیخ محمد اکرام صاحب سے ملاقات ہو گئی وہ اپنے کمرے لے گئے تو وہاں اس کی دو جلدیں دیکھیں ان سے مانگ کر لے آیا۔ اپنے کمرے پہنچا تو رات کے ۱۲ بج چکے تھے۔ گرم بستر میں چلا گیا اور کتاب پڑھنی شروع کر دی چار بجے صبح تک دونوں جلدیں ختم کر لیں، پھر سویا۔ بعض نوٹس بڑے مفید ہیں اور ان سے معلومات میں اضافہ ہوا۔ خدا کرے آیندہ اڈیشن میں آپ اور بھی مفید حواشی کا اضافہ کر سکیں۔

میں اگست سے آکسفرڈ سے باہر ہوں۔ چار ماہ لائیڈن میں رہا، ۲۰ دسمبر کو جرمنی آیا۔ بون، ماربرگ، ہائیڈل برگ، فرانکفرٹ، مائنز کی جامعات اور ان کے کتب خانوں میں کام کرتا رہا اور اب ٹیوبنگن میں ہوں۔ اگلے ہفتے پیرس کی نیشنل لائبریری دیکھتا ہوا آکسفرڈ واپس پہنچ رہا ہوں۔ اوپر وہاں کا مستقل پتا لکھ دیا ہے، جواب اسی پتے پر دیجیے۔

آپ نے اس طرف کوئی مضمون غالب یا کسی اور موضوع پر شائع کیا ہو تو مطلع فرمایئے۔ اپنے اشغال اور انسائیکلوپیڈیا کی اشاعت کی رفتار سے بھی۔

سیّد مرتضیٰ حسین صاحب فاضل لکھنوی سے ملاقات ہو تو میرا سلام فرما دیجیے۔ عرصے سے ان کا کوئی والانامہ صادر نہیں ہوا، بلکہ انھوں نے "احوال غالب" کی رسید تک سے مشرف نہیں فرمایا۔ وہ مجھے بھولے کیا ہوں گے، مصروفیات نے اس کا موقع نہیں دیا ہو گا۔

امید ہے مزاج گرامی بہ خیر ہو گا۔ والسّلام

نیاز مند

مختارالدّین احمد

۵/۵

(۲)

آکسفورڈ

۱۰/ ۹ / ۵۵ء

میرے مخدوم   سلام مسنون

سخت انتظار کی حالت میں گرامی نامہ تشریف لایا۔ شکریہ قبول فرمائیے۔ آپ کی ناسازی طبع کا حال سن کر افسوس ہوا۔ خدا سے دعا ہے کہ آپ کو شفائے عاجل و کامل عطا فرمائے۔

"سیرت احمد شہید" کے مطالعے کا بڑا اشتیاق ہے۔ میں ابھی چند ماہ یہاں اور ہوں ان شاء اللہ۔ براہ کرم میرا اور باڈلین کا نسخہ یہیں روانہ فرمائیں۔

میں نے یہ التزام کیا ہے کہ غالب مالہ و ماعلیہ کے سارے اڈیشن جمع کروں۔ "خطوط غالب" کی اشاعت اولیٰ ان کتابوں کے ساتھ بھیج دیں۔ اشاعت دوم بعد کو روانہ فرمائیں۔ کتابوں پر آپ کے دستخط ضرور ہوں۔

بھی "رضینا قسمة الجبار فینا" والی مہر ہمارے غالب کی نہیں (۱)۔ سید اسد اللہ خاں غالب کی ہے۔ مجھے شبہ پہلے بھی تھا۔ اب برٹش میں "دیوان کلیم" کا ایک نسخہ دیکھا جس پر ان غالب کی تین مہریں ہیں۔ ایک میں یہ عربی شعر بھی ہے۔ دوسری مہر میں صرف "سید اسد اللہ غالب" منقوش ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ غالب، سید نہیں اور دوسری اہم بات یہ کہ اس میں ۱۲۲۳ھ کے اعداد منقوش ہیں (۲)

ان کا ذکر میں نے تذکروں میں پڑھا ہے۔ یہ طبیب پیشہ تھے۔ آپ کی حیدرآباد والی کتاب پر جو طب کی ہے ان کے دستخط ہوں یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔

امید آپ بخیر ہوں گے۔ والسلام

مختار الدین احمد

حواشی

مولانا مہر نے "غالب" میں غالب کی طب سے آگاہی کے شواہد میں ڈاکٹر سید قاسم (پتھر گھٹی حیدرآباد) کے کتب خانے کی ایک کتاب "ذخیرۂ دولت شاہی" کا حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے اس پر غالب کی مہر بھی ثبت ہے۔ نیز یہ شعر درج ہے:

۷۸۶

رضینا قسمة الجبّار فینا ‏ ‏ لنا علم وللجہّال مال

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب غالب کے زیر مطالعہ رہی۔ (ص ۳۱ طبع پنجم)

(۲) اس وقت تو میرزا غالب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اصل یہ ہیں کہ مولانا نے خود یہ کتاب نہیں دیکھی تھی۔ اس اطلاع کے لیے انھوں نے محمد عبدالرزاق صاحب راشد حیدرآباد کی ایک تقریر کا حوالہ دیا تھا جو انھوں نے ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء کو نشر کی تھی۔